کلمہ کی محنت سے دنیا میں غم سے نجات اور آخرت میں جنت

از: محمد ضمیر رشیدی
وارثپورہ، کامٹی، ناگپور

کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ محمد رسول اللہؐ ہے۔ اسے کلمۂ توحید، کلمۂ اخلاص، کلمۂ تقویٰ، کلمۂ پاک، قول ثابت، دعوۃ الحق، عروۃ الوثقی (مضبوط حلقہ)، ثمن الجنہ (جنت کی قیمت) اور مقالید السمٰوات والارض (آسمانوں اور زمین کی کنجیاں) بھی کہا جاتا ہے۔ قرآن پاک میں بے شمار آیتوں میں یہ کلمہ موجود ہے، اکثر جگہ پورا کلمہ مذکور ہے، کہیں مختصر اور کہیں دوسرے الفاظ میں بعینہٖ اس کے معنی مذکور ہیں۔ ایسی آیتیں اسّی سے زیادہ ہیں، مثلاً

لا الٰہ الا اللہ (نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ سورۃ: ۴۷: محمد، ۱۹)۔

لا الٰہ الا انت (نہیں کوئی معبود مگر تو۔ سورۃ: ۲۱: انبیاء، ۸۷)

کہیں لا الٰہ الا ھو (نہیں کوئی معبود اس کے سوا۔ سورۃ: ۲: بقرہ، ۲۵۵)

لا الٰہ الا انا (میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ سورۃ: ۱۶: النحل: ۲)

چونکہ یہ کلمہ تمام شرائع اور سارے انبیاء کی محنت کا خلاصہ اور حاصل ہے، لہٰذا جس کثرت سے قرآن وحدیث میں اس کا بیان ہو، وہ قرین قیاس ہے۔ یہ دین کی اصل اور ایمان کی جڑ ہے؛ بلکہ دنیا کے وجود کا مدار اسی کلمہ پر ہے۔ اس کے دونوں جزو میں ''اللہ'' شامل ہے، اس کے تکرار سے زبان کو تراوٹ ملتی ہے۔ اس کے ورد سے ایمان کی تجدید ہوتی ہے اور دل کا فکر وغم دور ہوتا ہے، وغیرہ۔ اسم اعظم کے متعلق حدیث میں کثرت سے یہ مضمون آیا ہے کہ جو دعا بھی اس کے بعد مانگی جائے، وہ قبول ہوتی ہے؛ البتہ اس کے تعین میں مختلف روایتیں آئی ہیں۔ اکثر عارفین کی

تحقیق یہ ہے کہ اسم اعظم ''اللہ'' ہے بشرطیکہ جب اس پاک ذات کا نام ''اللہ'' پوری عظمت سے لیا جاوے، پیٹ حرام غذا سے اور دل غیر اللہ سے خالی ہو، نیز ذات وصفات کا استحضار بھی ہو۔ اس وقت ایسی کیفیت ہو کہ جیسے کوئی شخص دریا میں غرق ہو رہا ہو اور کوئی بھی اس کا بچانے والا نہ ہو۔ ایسے وقت جس خلوص سے نام لیا جاوے گا، وہ ظاہر ہے۔

اس کلمہ کے تعلق سے چند باتیں قابلِ توجہ ہیں۔ اول یہ کہ اس کلمہ کو حروف کی صحیح ادائیگی کا لحاظ کرتے ہوئے اخلاص کے ساتھ پڑھا جائے۔ افسوس کا مقام ہے کہ امتِ مسلمہ کا ایک بڑا طبقہ صحیح تلفظ کے ساتھ اس کلمہ کو پڑھنے سے محروم ہے؛ اس لیے ضروری ہے کہ کسی عالم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کو صحیح تلفظ، اخلاص اور کیفیت کے ساتھ پڑھنا سیکھا جائے۔ کلمہ کا اخلاص یہ ہے کہ وہ حرام کاموں سے روک دے۔ دوسری بات یہ ضروری ہے کہ کلمہ کے معنی کا علم ہو؛ چنانچہ سلیس ترجمانی یوں کی جاسکتی ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ تیسری قابل توجہ بات یہ ہے کہ کلمہ کے مطلب کا علم ہو۔ کلمہ کے دو جزو ہیں۔ پہلا جزو لا الٰہ الا اللہ اور دوسرا محمد رسول اللہ ؐ ہے۔ ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ ساری کائنات میں اللہ کے سوا کوئی ہستی ''الٰہ'' یعنی معبود (جس کی عبادت کی جائے، نہیں ہے) وہ واجب الوجود ہے۔ وہ ایک ہے۔ اس جیسا کوئی نہیں۔ اس کی ذات وصفات میں کوئی شریک نہیں۔ وہ یکہ وتنہا ہے۔ نیز وہ بے نیاز ہے؛ اس لیے اسے کسی کی ضرورت نہیں، وہ ہر عیب، زوال، نقصان، خوف، ضعف، کمزوری، ضرورت، حاجت غرضے کہ ہر قسم کی محتاجگی وغیرہ سے پاک ہے۔ وہ تمام خوبیوں کا مالک ہے۔ وہ فاعلِ حقیقی ہے۔ اس کائنات میں ماسوا، اس کے جو کچھ ہے، اسی کی خلق ہے اور اپنے وجود، بقا، حرکت اور فنا وغیرہ میں اس کے ایک امر محض کی محتاج ہے، پھر ان کے نفع و نقصان پہنچانے کا سوال ہی نہیں اٹھتا۔ سب اس کے حکم کے محتاج ہیں۔ اور وہ ہر شئے پر قادر ہے، کوئی چیز اس کی قدرت سے باہر نہیں۔ وہ سب کچھ کے بغیر سب کچھ کرسکتا ہے۔ مختصر یہ کہ اللہ کو اس کی ذات وصفات کے ساتھ کماحقہٗ مانا جائے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول ماننے کا مطلب یہ ہے کہ زندگی کے ہر معاملات میں صبح سے شام تک، پیدائش سے موت تک اور سر کے بال سے پیر کے ناخن تک؛ ہر کام میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کے مطابق زندگی بسر کی جائے۔ ان کے طریقوں میں پوری کامیابی ہے اور اس کے علاوہ جتنے طریقے ہیں، ان میں ناکامی ہیں۔ چوتھی قابلِ لحاظ

بات یہ ہے کہ کلمہ کے تقاضے کا علم ہو۔کلمہ کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ کے اوامر کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں پر بجالانا۔ اور جن کاموں سے اللہ عزَّ وجلَّ نے منع فرمایا ہے، ان کاموں سے اجتناب کرنا۔

صحابہؓ کی زندگی کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہے کہ اس کلمہ کے پڑھنے کے بعد ان کی زندگی میں ایک زبردست انقلاب آ گیا، اس لحاظ سے اگر اس کلمہ کو ''کلمۂ انقلاب'' کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ اس کلمہ کو اخلاص کے ساتھ پڑھنے کے بعد انسان کا تعلق دنیا میں پیغمبرِ انقلاب ''حضرت محمد ﷺ '' اور کتاب انقلاب ''قرآن مجید'' سے قائم ہو جاتا ہے اور کلمہ گو کی زندگی کی کایا پلٹ ہو جاتی ہے۔ بہ الفاظِ دیگر کفر وشرک اور بدعت و گمراہی، ایمان وتوحید اور سنت سے بدل سکتی ہے۔ جہالت، علم سے اور غفلت، ذکر سے بدل سکتی ہے وغیرہ، بشرطیکہ اس کلمہ کی حقیقت اور اس کے نور کو دل میں اتارلیا جائے کہ ہدایت کی راہوں کا کھلنا سخت محنت وجدوجہد کے ساتھ مشروط ہے۔ ''جو لوگ ہماری خاطر مجاہدہ کریں گے انھیں ہم اپنے راستے دکھائیں گے۔'' (سورۃ نمبر ۲۹: العنکبوت۔ آیت نمبر: ٦٩)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁